ہو گئی ہے۔ اس کے بعد دوسرے دھڑوں کی گوریلا افواج نے بھی کابل کا رخ کیا۔ ان میں سب سے بڑا گروپ گلبدین حکمت یار کا ہے۔ حکمت یار نے ابھی عبوری کونسل کو تسلیم نہیں کیا۔ کابل کے مضافات میں تادم تحریر جنگ ہو رہی ہے۔ احمد شاہ مسعود کے اصل حریف حکمت یار کی بدنصیبی یہ ہے کہ وہ مختلف گروپوں کو متحد نہ کر سکے۔ پاکستان میں صوبہ سرحد سے لڑی جانے والی افغانستان کی جنگ آزادی کا ایک اچھا پہلو یہ تھا کہ بڑی ہمت اور حوصلہ سے یہ جنگ لڑی گئی اور اس کا ایک کمزور پہلو یہ تھا کہ سات یا آٹھ سے بھی زیادہ گوریلا حریت پسند گروپ کئی بار کی کوششوں کے باوجود آپس میں متحد نہ ہو سکے۔ نتیجہ غیر قدرتی نہیں ہے۔ اب جب آزادی بالکل سامنے ہے۔ یہ گروپ آپس میں ہی لڑ رہے ہیں اس وقت جب کہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔ کابل میں ان گروپوں کے درمیان جنگ بندی ہو چکی ہے۔ لیکن چار پانچ دنوں میں یہ جنگ بندی کم از کم تین بار ٹوٹ چکی ہے۔ افغانستان کی یہ صورت حال کب ختم ہو گی۔ اور وہاں انقلاب کی ایک نئی صبح کب طلوع ہو گی، اس کا جواب مستقبل کے پردہ میں پوشیدہ ہے۔

لیبیا کی ناکہ بندی

خلیجی جنگ میں عراق کی شکست کے بعد اور ادھر عالمی سیاسیات کے منظر سے سوویت یونین کے ہٹ جانے سے، امریکہ اب دنیا کی واحد بڑی طاقت بن گیا ہے اور روز بروز اس کا حوصلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس کا دوسرا نشانہ لیبیا ہے۔ اقوام متحدہ کی حیثیت اب ایک مغربی بلاک کی طرح ہے۔ جو کچھ امریکہ اور اس کے حلیف مغربی ممالک چاہتے ہیں وہی اقوام متحدہ میں منظور ہوتا ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک ریزرویشن پیش کیا۔ جس میں لیبیا سے فضائی تعلقات اور اسے اسلحہ کی سپلائی روکنے کی بات کہی گئی تھی۔ لیبیا کا قصور کیا تھا۔ دو برس قبل ایک پان امریکن طیارہ اسکاٹ لینڈ کی فضا میں تباہ ہوا تھا اس حادثہ میں تقریباً ۳۰۰ اشخاص ہلاک ہو گئے تھے۔ امریکہ کو شبہ ہے کہ یہ واقعہ تخریب کاری کا

نتیجہ تھا۔ اور اس میں دو لیبیائی باشندوں کا ہاتھ تھا۔ امریکہ کی مانگ تھی کہ ان دو باشندوں کو اس کے حوالے کردے۔ تاکہ ان پر مقدمہ چلایا جاسکے۔ لیبیا کے کرنل قذافی نے ان دو باشندوں کو امریکہ کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ یہ پیشکش کی کہ وہ ان دو باشندوں کو عرب لیگ کے حوالہ کردے گا۔ لیکن اس پر امریکہ رضامند نہ ہوا۔ اب جبکہ اقوام متحدہ پندرہ اپریل سے لیبیا کے خلاف فضائی ناکہ بندی کا اعلان کرچکی ہے۔ اس معاملہ کا سلجھنا آسان نہیں۔ اگر اس ناکہ بندی کا بھی لیبیا پر اثر نہ ہوا تو اقوام متحدہ کیا کارروائی کرے گی۔ اس بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

یہ ناکہ بندی عراق جیسی ثابت نہ ہوگی چونکہ کئی ممالک نے اسے ماننے سے انکار کردیا ہے یوں عرب لیگ کے دل میں بھی لیبیا کے متعلق نرم گوشے ہیں کئی عرب ممالک ان پابندیوں پر عمل نہیں کریں گے۔ یہ ناکہ بندی لیبیا کو امریکہ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہ کرے گی۔ لیبیا ایک چھوٹا اور کمزور ملک ہے۔ امریکہ کو اسکی اکڑ بہت بری لگ رہی ہے۔ امریکہ اب خود کو دنیا بھر کا پولیسمین سمجھتا ہے۔ جو اس سے آنکھیں چار کرے گا سزا بھگتے گا۔ دنیا بھر میں اپنی برتری کا سکہ جمانا چاہتا ہے۔ اب اس نے ہندوستان پر ڈورے ڈالنے شروع کئے ہیں۔ ادھر روس پر دباؤ ڈالنا شروع کیا ہے کہ وہ ہندوستان کو راکٹ ٹکنالوجی فراہم نہ کرے۔ روس ایک سمجھوتہ کے تحت اس ٹکنالوجی کی فراہمی کا پابند ہے۔ پارلیمنٹ میں امریکہ کے اس دباؤ پر بڑی لے دے ہوئی ہے۔ یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ امریکہ تیسری دنیا کے ممالک کو دھونس دیکر اپنی گرفت میں رکھنا چاہتا ہے۔ کیا امریکہ کی اس بڑھتی ہوئی طاقت کا تدارک ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب تیسری دنیا کو تلاش کرنا ہے۔

امریکہ انصاف اور جمہوریت اور انسانی حقوق کا علم بردار بنتا ہے لیکن اس کا اصلی چہرہ اس وقت نظر آتا ہے جب بین الاقوامی معاملات میں وہ چھوٹے بڑے کمزور اور طاقتور کے درمیان امتیاز کرتا ہے۔ ہم یاد دلانا چاہیں گے کہ اسی امریکہ کا ایک مسافر بردار طیارہ سوویت یونین کی فضا سے گذر رہا تھا کہ سوویت ائرفورس نے اسے مار